[illegible]

صحیح بخاری

امیر المومنین فی الحدیث امام المحدثین

حضرت الامام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تشریح

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمۃ اللہ علیہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

قال قال رسول اللہ ﷺ انما الاعمال بالنیات

مَا آتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا

صحیح بخاری

جلد ششم

امیر المومنین فی الحدیث سید الفقہاء

حضرت الامام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ وتشریح

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمۃ اللہ علیہ

نظر ثانی

حضرت العلام مولانا عبدالسلام بستوی رحمہ اللہ
حضرت العلام مولانا ابو محمد عبدالجبار سلفی رحمہ اللہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

جملہ حقوق بحق مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند محفوظ ©

نام کتاب	:	صحیح بخاری شریف
مترجم	:	حضرت مولانا علامہ محمد داؤد راز رحمہ اللہ
ناشر	:	مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند
سن اشاعت	:	۲۰۰۴ء
تعداد اشاعت	:	۱۰۰۰
قیمت	:	

ملنے کے پتے

۱۔ مکتبہ ترجمان ۴۱۱۶، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی۔ ۱۱۰۰۰۶

۲۔ مکتبہ سلفیہ، جامعہ سلفیہ بنارس، ریوری تالاب، وارانسی

۳۔ مکتبہ نوائے اسلام، ۱۱۶۴ اے، چاہ رہٹ جامع مسجد، دہلی

۴۔ مکتبہ مسلم، جمعیت منزل، بربرشاہ سری نگر، کشمیر

۵۔ حدیث پبلیکیشن، چار مینار مسجد روڈ، بنگلور۔ ۵۶۰۰۵۱

۶۔ مکتبہ نعیمیہ، صدر بازار مئوناتھ بھنجن، یوپی

فِي قُبَّةٍ لَهُ يَوْمَ بَدْرٍ : ((أَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ، اللَّهُمَّ إِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ أَبَدًا))، فَأَخَذَ أَبُوبَكْرٍ بِيَدِهِ وَقَالَ : حَسْبُكَ يَا رَسُولَ اللهِ، فَقَدْ أَلْحَحْتَ عَلَى رَبِّكَ وَهُوَ فِي الدِّرْعِ، فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ: ((﴿سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ، بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ﴾)).

[راجع: ۲۹۱۵]

رسول اللہ ﷺ جبکہ آپؐ بدر کی لڑائی کے موقع پر میدان میں ایک خیمے میں یہ دعا کر رہے تھے کہ "اے اللہ! میں تجھے تیرا عہد اور وعدۂ نصرت یاد دلاتا ہوں۔ اے اللہ! اگر تو چاہے کہ (مسلمانوں کو فنا کر دے) تو آج کے بعد پھر کبھی تیری عبادت نہیں کی جائے گی۔" اور اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ کا ہاتھ پکڑ کر عرض کیا بس یارسول اللہ! آپ اپنے رب سے خوب الحاح وزاری کے ساتھ دعا کر چکے ہیں۔ آنحضرت ﷺ اس وقت زرہ پہنے ہوئے تھے۔ آپ باہر تشریف لائے تو آپ کی زبان مبارک پر یہ آیت تھی سیھزم الجمع ویولون الدبر یعنی "عنقریب کافروں کی یہ جماعت ہار جائے گی اور یہ سب پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے۔ لیکن ان کا اصل وعدہ تو قیامت کے دن کا ہے اور قیامت بڑی سخت اور بہت ہی کڑوی چیز ہے۔"

قیامت کی سختیوں اور دوزخ کے عذابوں پر اشارہ ہے۔

[۵۵] سُورَةُ ﴿الرَّحْمَنِ﴾

سورۂ رحمٰن کی تفسیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تشریح سورۂ رحمٰن مکی ہے اس میں ۷۸ آیات اور تین رکوع ہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم ﷺ صحابہ کرام کی جماعت میں تشریف لائے اور آپ نے اس ساری سورت کو سنایا صحابہ کرام خاموش سنتے رہے۔ آخر میں آپ نے فرمایا کہ تم سے تو جنات ہی اچھے ہیں جب میں نے ان کو یہ سورت سنائی تو وہ آیت فبای الاء ربکما تکذبان کے جواب میں یوں کہتے رہے لا بشئ من نعمک ربنا نکذب فلک الحمد (ترمذی) اس سے ثابت ہوا کہ قرآن مجید پڑھنے والے کے سوا سننے والوں کو بھی ایسے مقامات پر آیات قرآنی کا جواب دینا چاہئے۔

وَقَالَ مُجَاهِدٌ ﴿بِحُسْبَانٍ﴾ كَحُسْبَانِ الرَّحَى. وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿وَأَقِيمُوا الْوَزْنَ﴾ يُرِيدُ لِسَانَ الْمِيزَانِ. ﴿وَالْعَصْفُ﴾ بَقْلُ الزَّرْعِ إِذَا قُطِعَ مِنْهُ شَيْءٌ قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَ فَذَلِكَ وَالرَّيْحَانُ فِي كَلَامِ الْعَرَبِ الرِّزْقُ الْعَصْفُ، وَالرَّيْحَانُ وَرَقٌ. ﴿وَالْحَبُّ﴾ الَّذِي يُؤْكَلُ مِنْهُ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ ﴿وَالْعَصْفُ﴾ يُرِيدُ الْمَأْكُولَ مِنَ الْحَبِّ

مجاہد نے کہا بحسبان یعنی چکی کی طرح گھوم رہے ہیں۔ اوروں نے کہا واقیموا الوزن کا معنی یہ ہے کہ ترازو کی زبان سیدھی رکھو (یعنی برابر تولو) عصف کہتے ہیں کھیتی کی اس پیداوار (سبزے) کو جس کو پکنے سے پہلے کاٹ لیں یہ تو عصف کے معنی ہوئے اور یہاں ریحان سے کھیتی کے پتے اور دانے جن کو کھاتے ہیں مراد ہیں۔ او۔ ریحان عربوں کی زبان میں روزی کو کہتے ہیں بعضوں نے کہا خوشبودار سبزے کو بعضوں نے کہا عصف وہ دانے جن کو کھاتے ہیں اور ریحان وہ پکا غلہ جس کو کچا نہیں کھاتے۔ اوروں نے کہا عصف گیہوں کے پتے ہیں۔ ضحاک

تَعُدُّهَا فَاكِهَةً كَقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى﴾ فَأَمَرَهُمْ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَى كُلِّ الصَّلَوَاتِ، ثُمَّ أَعَادَ الْعَصْرَ تَشْدِيدًا لَهَا كَمَا أُعِيدَ النَّخْلُ وَالرُّمَّانُ، وَمِثْلُهَا، ﴿أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللهَ يَسْجُدُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الأَرْضِ﴾ ثُمَّ قَالَ : ﴿وَكَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ، وَكَثِيرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ﴾ وَقَدْ ذَكَرَهُمْ فِي أَوَّلِ قَوْلِهِ ﴿مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الأَرْضِ﴾ وَقَالَ غَيْرُهُ ﴿أَفْنَانٍ﴾ أَغْصَانٍ. ﴿وَجَنَى الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ﴾ مَا يُجْتَنَى قَرِيبٌ، وَقَالَ الْحَسَنُ ﴿فَبِأَيِّ آلاءِ﴾ نِعَمِهِ، وَقَالَ قَتَادَةُ ﴿رَبِّكُمَا﴾ يَعْنِي الْجِنَّ وَالإِنْسَ. وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ ﴿كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ﴾ يَغْفِرُ ذَنْبًا، وَيَكْشِفُ كَرْبًا، وَيَرْفَعُ قَوْمًا، وَيَضَعُ آخَرِينَ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿بَرْزَخٌ﴾ حَاجِزٌ. ﴿الأَنَامُ﴾ الْخَلْقُ. ﴿نَضَّاخَتَانِ﴾ فَيَّاضَتَانِ. ﴿ذُو الْجَلَالِ﴾ ذُو الْعَظَمَةِ. وَقَالَ غَيْرُهُ ﴿مَارِجٌ﴾ خَالِصٌ مِنَ النَّارِ، يُقَالُ مَرَجَ الأَمِيرُ رَعِيَّتَهُ إِذَا خَلَّاهُمْ يَعْدُوا بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ مَرَجَ امر الناس مَرِيجٍ ملتبس مَرَجَ اختلط البحران من مَرَجتَ دابّتك تركتها: ﴿سَنَفْرُغُ لَكُمْ﴾ سَنُحَاسِبُكُمْ، لاَ يَشْغَلُهُ شَيْءٌ عَنْ شَيْءٍ، وَهُوَ مَعْرُوفٌ فِي كَلاَمِ الْعَرَبِ يُقَالُ : لأَتَفَرَّغَنَّ لَكَ، وَمَابِهِ شُغْلٌ، لآخُذَنَّكَ عَلَى غِرَّتِكَ.

رمان فاکھۃ میں آ گئے تھے مگر ان کی عمدگی کی وجہ سے دوبارہ ان کا ذکر کیا جیسے اس آیت میں فرمایا الم تر ان اللہ یسجدلہ من فی السمٰوات ومن فی الارض پھر اس کے بعد فرمایا وکثیر من الناس وکثیر حق علیہ العذاب حالانکہ یہ دونوں من فی السمٰوات ومن فی الارض میں آ گئے اوروں نے (مجاہد یا ابو حنیفہؒ کے سوا) کہا افنان کا معنی شاخیں ڈالیاں ہیں۔ وجنا الجنتین دان یعنی دونوں باغوں کا میوہ قریب ہو گا اور حسن بصری نے کہا فبای الاء یعنی اس کی کون کون سی نعمتوں کو اور قتادہ نے کہا ربکما میں جن اور انسان کی طرف خطاب ہے اور ابو درداء نے کہا کل یوم ھو شان کا یہ مطلب ہے کسی کا گناہ بخشتا ہے' کسی کی تکلیف دور کرتا ہے' کسی قوم کو بڑھاتا ہے' کسی قوم کو گھٹاتا ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا برزخ سے آڑ مراد ہے انام خلق نضاختان خیر اور برکت سے یہاں رہتے ہیں۔ ذو الجلال بزرگی والا اوروں نے کہا۔ مارج خالص انگارا (جس میں دھواں نہ ہو) عرب لوگ کہتے ہیں مرج الامیر رعیتہ یعنی حاکم نے اپنی رعیت کا خیال چھوڑ دیا یا ایک کو دوسرا ستا رہا ہے۔ لفظ مریج جو سورۂ ق میں ہے۔ اس کا معنی گڈمڈ ملا ہوا۔ مرج البحرین یعنی دونوں دریا مل گئے ہیں یہ مرجت دابتک سے نکلا ہے یعنی تو نے اپنا جانور چھوڑ دیا اس طرح رہ کر ہم عنقریب تمہارا خاتمہ کریں گے یہاں فراغت کا معنی نہیں کیونکہ اللہ پاک کو کوئی چیز دوسری چیز کی طرف خیال کرنے سے باز نہیں رکھ سکتی ہے۔ یہ ایک محاورہ ہے جو سب لوگوں میں مشہور ہے کوئی شخص بیکار ہوتا ہے اس کو فرصت ہوتی ہے لیکن ڈرانے کے لئے دوسرے سے کہتا ہے' اچھا میں تیرے لئے فراغت کروں گا یعنی وہ خوف جب ٹل جائے گا تو تجھ کو سزا دوں گا۔